سوویت یونین کی بدلتی ہوئی داخلی صورت حال

مئی ۱۹۸۹ء میں گورباچوف نے سوویت یونین کے صدر کا عہدہ سنبھالا۔ اصلاحات کا عمل تیزتر ہو گیا اور "نتیجتاً" یونین میں ٹوٹ پھوٹ کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ صدر گورباچوف کی طرف سے حالات پر قابو پانے کے لیے متعدد کوششیں ہوئیں جن میں ۱۹۲۲ء کی یونین ٹریٹی کو ایک اور معاہدہ اتحاد میں بدلنے کی تجویز بھی شامل تھی۔ ۲۴ نومبر ۱۹۹۰ء کو اس نئے معاہدہ کے اولین مسودہ کو شائع کیا گیا۔ اس معاہدہ کی رو سے یونین میں شامل رہنے والی ریاستوں کو پہلے کی نسبت زیادہ اختیارات دیے گئے۔ اس نئے معاہدہ کے مسودہ پر ایک سال تک بحث و مباحثہ جاری رہنے کے باوجود اس پر اتفاق رائے نہ ہوسکا۔ صدر گورباچوف نے بالا خر سوویت یونین کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لیے ریفرنڈم کا راستہ اختیار کیا۔ اس ریفرنڈم میں بالٹک ریاستوں' آرمینیا' جارجیا اور مالدووا نے حصہ نہیں لیا۔ تاہم نو ریاستوں میں یونین کے مجوزہ نئے معاہدہ کے حق میں ووٹ ڈالے گئے۔ بہرحال اس ریفرنڈم کے نتیجے میں بھی یونین کو بحال رکھنے میں کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ روسی فیڈریشن کی پارلیمنٹ نے اگرچہ اس نئے معاہدہ کی منظوری دے دی لیکن اس میں بعض ایسی ترامیم تجویز کیں جن سے مرکز کے اختیارات مزید کم کردیے گئے۔

مرکز گریز رجحانات کے ردعمل میں اصلاحات مخالف گروہ نے ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء کو ماسکو میں اقتدار پر قبضہ کر لیا تاہم اس بغاوت پر دو دن کے اندر ہی قابو پالیا گیا۔ بغاوت کے ان دو دنوں کے دوران جو اہم ترین حقیقت سامنے آئی وہ یہ تھی کہ گورباچوف کی شخصیت کا سحر ٹوٹ چکا تھا۔ ان کی جگہ لینے کے لیے جو مضبوط شخصیت ابھر کر سامنے آئی وہ رشین فیڈریشن کے صدر' بورس یلسن تھے۔

مرکزیت پسندوں کی اس بغاوت کی ناکامی کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ اگر مستقبل میں سوویت یونین ایک وحدت کے طور پر دنیا کے نقشے پر موجود بھی رہی تو اس کے اندر شامل ریاستوں اور جمہوریتوں کو پہلے سے کہیں زیادہ اندرونی اور خارجی آزادی حاصل ہوگی۔ بغاوت کے دوران روسی فیڈریشن کے صدر بورس یلسن کے فعال کردار اور تحکمانہ (assertive) رویے کی بنا پر عام طور پر یہ سمجھا جانے لگا کہ رشین فیڈریشن کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہوگی اور خطے کے سیاسی مستقبل کے حوالے سے اس کا کردار فیصلہ کن اہمیت کا حامل ہوگا۔